پاک اور متقی وہی ہے جسے خدا پاک اور متقی قرار دے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵؍اکتوبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

انسان خدا سے دور ہو کر ہی انانیت کا چولہ نہیں اوڑھتا اور تکبر اور فخر اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنے کی لعنت میں مبتلا نہیں ہو جاتا اور خدا سے دوری کی راہوں کو اختیار کرنے کے بعد ہی اس قسم کی انا کا، انانیت کا مظاہرہ نہیں کرتا جس قسم کی انانیت کا مظاہرہ فرعون نے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى (النّٰزِعٰت: ۲۵) کہہ کر کیا تھا بلکہ خدا پر ایمان لانے کے بعد بھی اس ابتلا کا دروازہ انسان پر کھلا رہتا ہے۔ اسلام نے مذہب کی جو بنیادی حقیقت ہمیں سمجھائی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کا کام ہے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے پر اخلاص کے ساتھ اور نیک نیتی کے ساتھ ان اعمال کو وہ بجالائے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ بجالاؤ اور ان سے اجتناب کرے جن سے بچنے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ اعمال کو قبول کرنا یا نہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ان چھپی ہوئی پوشیدہ ایسی کمزوریوں کو جاننا جن پر انسان خود بھی اطلاع نہیں رکھتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ یہ انسان کر ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اسلام کی اس تعلیم کا جو حصہ ہے، اس کا خلاصہ اس فقرہ میں بیان کیا ہے کہ سب کچھ کرنے کے بعد سمجھو کہ کچھ نہیں کیا۔ اس لئے کہ قبول کرنا یا نہ کرنا، یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ کوئی شخص ساری ساری رات خدا کے حضور بظاہر دعائیں کرنے کے باوجود خدا کا پیارا نہیں بنتا۔ مالی قربانیاں دینے کے بعد، وقت کی قربانی دینے کے

بعد، نفس کی قربانی دینے کے بعد عزت کی قربانی دینے کے بعد خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول نہ کرے۔ اس سلسلہ میں حکم قرآن کریم میں یہ بیان ہوا ہے کہ لَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ (النّجم:۳۳) خود اپنے نفس کو اور ایک دوسرے کو (یہ دونوں مفہوم اس میں آتے ہیں) پاک اور مطہر نہ قرار دیا کرو۔ مختلف آیات میں یہ مضمون اور اس کے مختلف پہلو بیان ہوئے ہیں۔ چند ایک آیات آج کے خطبہ کے لئے میں نے منتخب کی ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ مختصر خطبہ دوں کہاں تک کامیاب ہوتا ہوں اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

سورۂ نجم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى (النّجم:۳۳)

دنیا میں خدا کے علاوہ کوئی وجود تمہیں اتنا نہیں جانتا جتنا خدا جانتا ہے۔ سب سے زیادہ تمہیں اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔ آگے دلیل دی کیونکہ اسلام حکمت سے پر مذہب ہے۔ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (النّجم:۳۳) اس وقت سے جانتا ہے کہ جب اس نے زمین کے ذروں کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہارے وجود کا حصہ بنیں۔ ابھی ماں کے پیٹ میں تم نہیں گئے لیکن زمین کے ذرے کچھ ایسے پیدا کئے گئے تھے جو تمہارے جسم کا حصہ بنے۔ ہر فردِ واحد مختلف مجموعہ ہے ذرات کا۔ وہ ذرات اس کے جسم کا حصہ بنتے ہیں۔

اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ جب تم کو اس نے زمین سے پیدا کیا اس وقت سے وہ تمہیں جانتا ہے تو یہ ذرات ہیں جو فلاں فردِ واحد کے جسم کا حصہ بنیں گے۔ وہ اس کا جسم بنا دیں گے۔

وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ (النّجم:۳۳) اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں ابھی پوشیدہ تھے۔ پیدائش بھی تمہاری نہیں ہوئی تھی۔ خدا تعالیٰ اس وقت بھی جانتا تھا۔ تم اس وقت اپنے آپ کو جانتے تھے؟ نہیں، کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا اپنے ہوش و حواس میں کہ میں اپنے نفس سے واقف تھا اس وقت جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا۔ پیدائش کے بعد کے واقعات بھی نہیں جانتا۔ بعض بڑے ذہین بچے ہیں ان کو بہت بچپن کی باتیں یاد ہیں لیکن پیدائش کے بعد کی جو چیخ نکلی اس کے منہ سے وہ کسی کو بھی یاد نہیں ہوگی لیکن خدا کہتا ہے میں تمہیں اس وقت بھی جانتا تھا جب ابھی تم اپنی ماں کے پیٹ میں پوشیدہ تھے اس لئے

فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ تم پاکیزگی کا دعویٰ میرے سامنے مت کرو۔ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی خدا جانتا ہے کہ تم میں کون متقی ہے اور کون متقی نہیں ہے۔

سورۂ ال عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ ۠ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ (اٰلِ عمران:۷۸)

کہ بہت سے لوگ دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے بڑے بڑے عہد باندھتے ہیں۔ قربانیاں کرنے کے خدا تعالیٰ سے عہد باندھتے ہیں۔ ایثار کرنے کے، مال اس کے حضور پیش کر دینے کے، اپنے بچوں کو وقف کر دینے کے وغیرہ وغیرہ اور قسمیں کھاتے ہیں کہ جو انہوں نے عہد باندھا رب سے وہ ضرور پورا کریں گے لیکن پھر ایک وقت ان کی زندگی میں ایسا آتا ہے کہ وہ اپنے عہدوں اور قسموں کے بدلہ میں تھوڑی سی دنیوی قیمت لے لیتے ہیں۔ دنیا کے اموال انہیں ان کے عہد اور ان کی قسمیں بھلا دیتے ہیں۔

دنیا کی عزتیں اور وجاہتیں اور انتخابات میں حاصل ہونے والے عہدے ان کو دنیا کی طرف کھینچ لیتے ہیں اور خدا سے دور لے جاتے ہیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دنیا میں تو وہ ایسا کر لیتے ہیں لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ ان کو اس قابل بھی نہیں سمجھے گا کہ ان کی طرف منہ کر کے ان سے بات کرے۔ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ اور نہ ان کی طرف نظرِ التفات سے دیکھے گا۔ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ بڑے بڑے دعوے ان کے اپنی زندگی میں تھے کہ ہم پاک مطہر ہیں لیکن وَلَا یُزَکِّیْھِمْ قیامت کے دن خدا اعلان کرے گا کہ میری نگاہ میں یہ لوگ پاک اور مطہر نہیں ان کو پاک نہیں ٹھہرائے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب اس نے مقدر کر رکھا ہے۔ جو پاک اور مطہر، خدا کی نگاہ میں ہو اس کی جزا ان کو نہیں ملے گی، اس پاک اور مطہر کی جزا جو قرآن کریم میں بیان کی ہے جس کا ابھی ہم ذکر سنیں گے بلکہ عذاب الیم ان کے لئے مقدر کیا گیا ہے۔

سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ○ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ○ (النساء:۴۹، ۵۰)

اللہ اس بات کو ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک قرار دیا جائے اور جو گناہ اس سے ادنیٰ ہو اسے جس کے حق میں چاہے گا معاف کردے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت (رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف:۱۵۷) فرمایا گیا ہے) ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ایک دن میں سوچ میں پڑ گیا کہ مشرک کو کلیۃً معاف نہ کرنا بھی خدا تعالیٰ کی اس رحمت کے خلاف نظر آتا ہے میرے جیسے عاجز انسان کو۔ تو مجھے یہ سمجھ آئی کہ جو شرک کے علاوہ دوسرے گناہ ہیں خدا تعالیٰ کلیۃً اگر چاہے، اس کا فضل اور رحمت نازل ہو تو معاف کر دیتا ہے لیکن شرک کو کلیۃً معاف نہیں کرتا عذاب میں تخفیف کر دیتا ہے۔ اس کی سزا کے متعلق یہ کہیں اعلان نہیں کیا قرآن کریم میں کہ میں مشرک کی جو سزا ہے اس میں تخفیف نہیں کروں گا۔ یہ کہا ہے کہ شرک کا کوئی گناہ معاف نہیں ہوگا۔ سزا ضرور ملے گی۔

اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا ہو تو سمجھو کہ اس نے بہت بڑی بدی کی بات بنائی اور افترا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ایسے مومن جو ساتھ شرک میں بھی مبتلا ہیں وہ تزکیۂ نفس کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں اس دنیا میں اور یہ نہیں سمجھتے کہ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ اصل تزکیۂ نفس اللہ سے ملتا ہے اور وہی حقیقۃً تزکیۂ نفس ہے جو خدا کی نگاہ میں تزکیۂ نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میں مزکّی مطہر نہیں ٹھہراؤں گا بلکہ ان کو عذاب دوں گا جیسے پہلے بھی ذکر ہے لیکن وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا عذاب ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے، خدا تعالیٰ کو ناراض کر دینے کی وجہ سے ملے گا۔ ان پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

ابھی میں ایک اگلی آیت لے رہا ہوں جس میں وضاحت سے یہ بات کہی گئی ہے کہ ایمان کے ساتھ شرک بھی ہے۔ سورۂ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ○ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

(یوسف: ۱۰۷، ۱۰۸)

اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے مگر۔ یہ ''نہیں'' جو ہے وہ اگلے حصے کے ساتھ لگتا ہے یعنی ایمان بھی لاتے ہیں وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی لاتے ہیں مگر اس حالت میں بھی ان کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کا شرک بھی کر رہے ہیں۔ ایمان کا دعویٰ بھی ہے اور مشرکانہ عمل بھی ہے۔ دونوں پہلو بہ پہلو ان کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ کہا یہ لوگ اس بات سے محفوظ اور بے خوف ہوگئے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے کوئی سخت عذاب آجائے یا اچانک ان پر وہ گھڑی آجائے جس کی پہلے سے خبر دی جاچکی ہے۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور ان کو پتا بھی نہ لگے اس قدر اچانک خدا تعالیٰ کی گرفت انہیں پکڑے۔

سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تزکیہ چاہتے ہو اور طہارت پسند کرتے ہو اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مزکّی بننا چاہتے ہو۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پہلے میں نے بتایا ہے نا آیت میں تھا وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ تو یہاں آگے اس آیت میں جو ابھی میں پڑھوں گا یہ فرمایا کہ جب تم ایمان لاؤ تو پھر (دوسرا حصہ جو ہے اس میں بڑا وسیع مضمون بیان کر دیا) چھوٹا بڑا گناہ نہ کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَازَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (النور: ۲۲)

کہ اے مومنو! اگر تم ایمان لانے کے بعد اس پیار کو حاصل کرنا چاہتے ہو جو خدا تعالیٰ کے مطہر بندے اپنے ربّ کریم سے حاصل کیا کرتے ہیں تو اس نصیحت کو مضبوطی سے پکڑو کہ شیطان کے قدموں پر مت چلو اور یہ یاد رکھو کہ جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے شیطان تو

بدیوں کا حکم دیتا ہے فحشاء کا حکم دیتا ہے، ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے وہ اس منکر یعنی ناپسندیدہ بات کا حکم دیتا ہے جس کو خدا بھی پسند نہیں کرتا۔ جس کو تمہاری فطرت صحیحہ بھی پسند نہیں کرتی اور وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا تو کبھی بھی تم میں سے کوئی پاک باز نہ ہوتا۔ پاکباز بننے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کی ضرورت ہے۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ لیکن خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس کی نگاہ میں پاکباز بنیں اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے کہ خدا کے بندے اس کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کر سکیں۔ رحمت اور فضل کو جذب کرنے کے لئے بیسیوں طریق بتائے ہیں یہ اعلان فرمایا:۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان:۷۸) کہ اگر دعاؤں کا سہارا نہیں لوگے تو خدا تعالیٰ تمہاری کیا پرواہ کرے گا۔ اس کا فضل اور اس کی رحمت تمہیں حاصل نہیں ہوگی۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ خدا تعالیٰ جسے پسند کرتا ہے اسے مطہر پاک بنا دیتا ہے، پاکباز بنا دیتا ہے اور وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ خدا تعالیٰ دعاؤں کو سننے والا ہے۔ ان کو صحیح طریق پر دعا کرنے کی توفیق دیتا ان کی دعاؤں کو سنتا اور ان کی دعاؤں کو سن کر شیطانی حملوں سے انہیں محفوظ کر لیتا ہے اور کبر اور غرور ان کی فطرت میں ان کے اعمال میں پیدا نہیں ہوتا اور جیسا کہ خدا نے پسند کیا وہ آسمانوں کی طرف پرواز کریں اور اس کے قرب کو حاصل کریں۔ وہ آسمانوں کی طرف پرواز کرتے اور اس کے قرب کو حاصل کرتے ہیں۔ زمین کی طرف جھکتے اور اس میں دھنس ہی نہیں جاتے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ دعاؤں کو سننے والا ہے اور ظاہری دعاؤں کا نہیں عَلِيْمٌ یہ نہ سمجھنا کہ تمہاری ظاہری، دکھاوے کی جو آہ و بکا ہے وہ اسے پسند آ جائے گی۔ وہ تو تمہارے چھپے ہوئے سینے کے رازوں کو بھی جاننے والا ہے۔ نیک نیتی کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ اور ایثار کے جذبات کے ساتھ اور اسی کے پیار اور اس کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مست ہو کر اس کے سامنے جھکو۔ وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ اپنی رحمت اور فضل کا تمہیں وارث بنائے گا اور تمہیں پاک اور مطہر کر دے گا۔ سورۂ اعلیٰ میں فرماتا ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (الاعلیٰ:۱۵) جس نے اس طرح تزکیہ اور طہارت حاصل

کرنے کی کوشش کی وہ کامیاب ہوگیا اور پاکیزہ راہوں کی اگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے توفیق ملی ہے تو وہ ناکام نہیں ہوسکتا۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا اور قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى کے بعد خدا تعالیٰ کے پاس جو شخص مومن ہونے کی حالت میں آتا ہے مومن تو پہلے بھی آیات میں آیا تھا لیکن یہاں بالکل واضح ہے کہ مومن سے وہ مراد ہے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مومن ہے اور جس کے اعمال میں شرک کی، نہ شرک خفی، نہ شرک جلی، نہ ظاہر و باطن کسی قسم کے شرک کی کوئی ملونی نہیں۔ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا جس نے کوشش کی پاک اور مطہر ہونے کی اور خدا کے حضور وہ اس حالت میں پہنچا کہ خدا کی نگاہ نے بھی اسے پاک اور مطہر پایا اور قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ اس حالت میں مومن کہ اس نے حالات کے مطابق نیک اعمال کئے تھے یعنی جہاں خدا نے جس رنگ میں جو عمل صالح کرنے کی اجازت دی تھی اور حکم دیا تھا اس کے مطابق وہ اعمالِ صالحہ بجالایا تھا۔ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى (طٰه:۷۶) یہ وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ درجہ پائیں گے۔ یہ اعلیٰ درجہ کیا ہے؟ جَنّٰتُ عَدْنٍ ہمیشہ رہنے والی جنات ہیں۔ یہیں شاید ایک خطبہ میں مَیں نے اس پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی تھی۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جو مکان ہے وہ بھی اپنی افادیت کو ہمیشہ قائم رکھنے والا اور اس سے جو کچھ جنتی حاصل کرتے ہیں۔ کسی وقت بھی اس میں کمی نہیں آنے والی اور ان کی اپنی زندگی بھی نہ ختم ہونے والی ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى (طٰه:۷۷) یہ اس شخص کی جزا ہے جو خدا کے نزدیک پاک اور مطہر ٹھہرا لیکن جنہوں نے بڑے بڑے دعوے کئے جیسا کہ دوسری آیت میں ہے لیکن خدا کی نگاہ میں وہ پاک اور مطہر نہیں ٹھہرے ان کی یہ جزا نہیں۔ یہ جو آیات میں نے اکٹھی پڑھیں ان میں ہمیں پندرہ باتیں نظر آتی ہیں۔

ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ تم کو خوب جانتا ہے جیسا کہ میں نے بتایا وہ اس وقت سے جانتا ہے قرآن کریم کے کہنے کے مطابق جب ابھی زمین کے ذرات میں لوٹ پوٹ ہو رہے تھے تمہارے اجسام پھر جب تم اپنی ماں کے رحم میں پوشیدہ تھے اپنا تمہیں کچھ ہوش نہ تھا Consciousness یعنی یہ احساس نہ تھا کہ میں ہوں ماں کے پیٹ میں تو بچے کو یہ احساس

نہیں ہوتا۔ خدا کو تمہارا علم ہے اس وقت سے میں جانتا ہوں۔ ایک یہ کہا۔ یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ خدا تعالیٰ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں وہ اس وقت سے ہمارا واقف ہے کہ جب ہم، ہمارا جسم مٹی کے ذروں کے اندر تھے اور انہیں ادھر ادھر ہوائیں اڑا کے کہیں سے کہیں لے جارہی تھیں، پھر خدا تعالیٰ نے ایک وقت میں ان کو اکٹھا کر دیا مختلف طریقوں سے۔ اس وقت ان کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

دوسرے یہ حکم دیا کہ اپنی جانوں کو پاک مت قرار دو۔

تیسرے یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ متقی کون ہے۔ کوئی شخص اپنے متعلق کسی کے واقعی اور حقیقی اور مثبت طور پر متقی ہونے کا اعلان نہیں کرسکتا اور نہ کسی کے متعلق ایسا اعلان کرسکتا ہے۔

چوتھے پھر فرمایا کہ بعض لوگ خدا تعالیٰ کے حضور بڑے عہد باندھتے ہیں، بڑی قسمیں کھاتے ہیں، لوگوں کے سامنے قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم اس طرح کے فدائی اور جاں نثار اور ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے خدا کے حضور ہیں لیکن جب دنیا کے مال ومتاع ان کے سامنے اور دنیا کی Commodities ان کے سامنے آئیں تو ساری قسمیں اور عہد جو ہیں وہ بیچ کے دنیا لے لیتے ہیں اور اپنے عہد کو توڑتے اور اپنی قسموں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

پانچویں یہ فرمایا کہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتے اور اللہ کی رضا جو حاصل نہ کر سکے اس کے متعلق اس آیت میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ یہ نہیں کہا کہ آخرت میں ان کا تھوڑا سا حصہ ہے آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور آخرت کی جو عظمت ہے۔ اخروی زندگی کی جو عظمت اور شان ہے وہ یہاں بیان ہوئی ہے۔ وہ جنتیں، وہ پھل جیسے بھی ہیں اس زندگی کے لئے وہاں کا وہ پانی، وہاں کا وہ شہد وہاں کا وہ گوشت لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ (الواقعة: ۲۲) کہ جو تم پسند کرو گے وہ تمہیں مل جائے گا۔ ٹھیک ہے یہ سب اپنی جگہ ٹھیک ہے لیکن بنیادی طور پر جو عظمت ہے اخروی زندگی میں وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوگا۔ یہاں یہ اعلان کیا آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا اور تیسری بات یہ بتائی کہ نظر التفات سے بھی ان کو نہیں

دیکھے گا۔ خدا تعالیٰ کی نظر سے تو کوئی غائب نہیں، کوئی چھپا ہوا نہیں ہر چیز اس کی نظر میں ہے۔ تو یہاں یہ جو کہا کہ لَا يَنۡظُرُ اِلَيۡهِمۡ یہ نظر التفات ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی آنکھ میں بھی وہ پیار نہیں پائیں گے اور یہ محرومی بہت بڑی محرومی ہے۔ جنت کی بڑی عظمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مکالمہ حاصل ہو۔ انسان وہاں اپنے رب کریم کی نگاہ میں پیار اپنے لئے دیکھے اور اس کو پھر کیا چاہیئے۔

اور چھٹی بات یہ بتائی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ قہر کا جلوہ دیکھیں گے۔

اور ساتویں یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا کلیۃً ہاں اگر چاہے تو اپنی رحمت سے کسی مشرک کی سزا میں کمی کر سکتا ہے لیکن کلیۃً شرک معاف کر دے، یہ نہیں۔ اور یہ بڑا زبردست اعلان ہے اور ہمارے سوچنے کے لئے ایک بڑی خطرناک بات ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے قہر کے جہنم میں ایک لحظہ کے لئے بھی انسان اگر سوچے تو وہ زندگی برداشت نہیں کر سکتا۔ ایک لحظہ کی جہنمی زندگی ہماری عقل، ہماری روح، ہماری فطرت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو یہ کہا گیا ہے کہ شرک سے بچو۔ اس واسطے کہ تمہیں اگر شرک کرو گے تو بہر حال میرے قہر کے جہنم میں سے گزرنا پڑے گا۔ تھوڑے عرصہ کے لئے یا زیادہ عرصہ کے لئے، اس کی رحمت پر اس کا انحصار ہے اس کا ہم کیا کر سکتے ہیں عاجز بندے۔

اور آٹھویں بات ان آیات میں یہ بتائی گئی ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں دنیا میں جو اپنی پاکیزگی کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ ہم بڑے پاک ہیں حالانکہ پاک وہ ہیں جنہیں ہم پاک قرار دیں۔

اور نویں یہ بتایا کہ ایسے لوگ جو اپنی پاکیزگی اور طہارت کا ڈھنڈورا پیٹنے والے ہیں وہ خدا کی نگاہ میں پاک اور مطہر نہیں بلکہ اس کی سزا کے مستحق ٹھہرے ہیں۔

اور دسویں یہ بتایا کہ اکثر لوگ ایمان کے دعوے کے ساتھ ساتھ شرک میں بھی ملوث رہتے ہیں۔ شرک ہزار قسم کا ہے شرک بتوں کا ہے پھر آگے بتوں میں بھی مشرک نے تقسیم کر دی۔ پتھر کا بت ہے، لکڑی کا بت ہے، ہاتھی دانت کا بت ہے، مٹی کا بت ہے، سونے کا بت ہے، چاندی کا بت ہے، ہیرے اور جواہرات کا بت ہے، کیا کیا بت بنا لئے انہوں نے اور یہ نہ دیکھا کہ یہ بت اور ہم سیدھے جہنم میں جانے والے ہیں ایک تو یہ کھلا، صاف اور Crude قسم کا شرک ہے جو انسان کرتا ہے۔

ایک شرک ہے سیاسی اقتدار کا، سفارشوں کے پیچھے لوگ دوڑتے ہیں۔ خدا تعالیٰ پر تم توکل نہیں کرتے اور سفارش پر زیادہ توکل کرتے ہو۔ ایک شرک ہے رشوت کا، رشوت کو بت بنالیا کہ ہمارا کام دعا سے نہیں رشوت سے ہو جائے گا۔ پھر شرک ہے اپنے نفس کی موٹائی کا کہ میں ایسا ہوں، میں ایسا ہوں، میں وہ ہوں جیسا کہ میں نے بتایا ہمارے ایک مسلمان بادشاہ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا جس نے الحمراء کا محل بنایا تھا کہ میں اتنا عظیم بادشاہ ہوں کہ کئی ہزار مزدور الحمراء کا محل بنا رہا تھا صرف پتھر کھودنے والے تھے کئی ہزار جو ساری دنیا سے آئے ہوئے چوٹی کے کاریگر تھے۔ یہ اَنَا، مَیں، مَیں مَیں تو اتنا غالب آیا شیطان کہ ہر چیز میں انانیت کے جلوے اس کو نظر آئے مگر خدا تعالیٰ نے اس کی کوئی نیکی قبول کی ہوئی تھی اس وقت خدا نے کہا فرشتوں کو میرے بندے کو جا کر بتاؤ، جھنجھوڑو، سنبھالو اسے تو خدا تعالیٰ کے حکم سے اسے سنبھالا گیا اور یکدم اسے احساس ہوا کہ میں خدا کو چھوڑ کے انانیت کی طرف کیسے جھک رہا ہوں گھوڑے سے چھلانگ ماری اور مصلّٰی بچھائے بغیر زمین کے اوپر سجدہ ریز ہو گیا۔ واپس آ گیا کہا میں اس محل میں نہیں ٹھہر سکتا۔ جب تک اس کو نئی سجاوٹ نہ پہناؤ لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ اس کا Motive ہے۔ قریباً دو اڑھائی گز کی پٹی ہے چاروں طرف کمرے ہیں۔ ہر کمرے میں لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں چھوٹی پٹی میں، کہیں گول دائرہ کے اندر لکھا ہوا ہے۔ لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ سے انہوں نے سجا دیا۔

اگر کوئی شخص اپنے دل میں حقیقی طور پر لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ کے مفہوم کو سمجھتا ہے انانیت وہاں نہیں ٹھہر سکتی۔ ماردی اس بادشاہ نے اپنی انانیت لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ کے عملی اعلان کے ساتھ اور جب وہ محل لَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ کے سائے میں آ گیا تو پھر بادشاہ اس میں آ گیا۔ پھر اس نے وہاں رہائش اختیار کی۔ میں نے جا کے دیکھا، نماز کے لئے ایک چھوٹا سا حجرہ بھی بنایا ہوا ہے۔ میں نے منصورہ بیگم کو کہا ویسے تو انہوں نے اجازت نہیں دی ہوئی میں نے کہا یہاں سجدہ کرلو دعا کروان لوگوں کے لئے تو انہوں نے وہاں سجدہ کرلیا۔

ہمیں توفیق مل گئی۔ کسی وقت وہ ساری چیزیں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کو مل جائیں گی لیکن بہرحال ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

بعض لوگ اپنے آپ کو پاک قرار دیتے ہیں اپنی پاکیزگی اور طہارت کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں حالانکہ خدا کی نگاہ میں وہ سزا کے مستحق ہیں، پاک نہیں ہیں اور اکثر لوگ ایمان کے دعوے کے ساتھ ساتھ شرک بھی کرتے ہیں جیسا کہ یہاں میں نے مثال دی تھی بادشاہ سلامت کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو شرک سے بچالیا اور پختہ ایمان پر ان کو قائم کر دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم پاکیزہ بننا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ شیطان کے ہر حملہ سے تم اپنے آپ کو محفوظ کرو اور اس کے لئے تمہیں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اے مومنو! تم شیطان کے قدم پر نہ چلو بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے حصول کے لئے جو طریق قرآن کریم نے بتائے ہیں ان پر عمل کر کے رحمت اور فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

تیرھویں اور اگر خدا تعالیٰ تمہیں اس کوشش میں کامیاب کر دے (اللہ ہی اپنے فضل سے پاک بننے کی توفیق دیتا ہے) اگر تم اپنی دعاؤں سے، اپنے اعمال سے، اپنے رب کو خوش کر لو گے اور اس کی مغفرت تمہاری کوتاہیوں کو ڈھانپ لے گی اور اس کا فضل تمہارے عمل سے زیادہ جزا دے دے گا اور اس کی رحمت کے سمندر میں تم نہانے لگو گے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

اور پندرھویں کامیابی اور جزا جو ان آیات میں بتائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ بڑے درجات الدَّرَجٰتُ الْعُلٰی بہت بلند درجات ہوں گے۔ یہاں میں سمجھتا ہوں اسی طرف اشارہ ہے کہ خدا تم سے کلام کرے گا اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تمہیں اپنے لئے محبت اور پیار نظر آئے گا۔ پیار کی، اور رضا کی نظر اللہ تعالیٰ کی تم پر پڑے گی اور اس کے علاوہ پھر اس کے کم درجے کے فضل بھی تمہیں ملیں گے ایسی جنتیں جہاں ہر قسم کے آرام ہوں گے، ہر قسم کی ضرورت کو پورا کیا جائے گا وہاں کے جسموں کے مطابق وہاں کی روح کے مطابق۔ یہ جنتیں ہمیشہ فائدہ پہنچاتی رہیں گی۔ اپنے مکینوں کو اور مکین ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ جنتوں میں رہیں گے اور ہمیشہ جنتوں سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔ جنتیں ہمیشہ (محدود وقت تک کے لئے نہیں) اپنے مکینوں کو فائدہ پہنچاتی رہیں گی اور ان جنتوں میں بسنے والے مکین ہمیشہ ان جنتوں سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہم سب کو ان جنتوں کا وارث بنائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸؍اگست ۱۹۸۰ء صفحہ ۲ تا ۶)